عبادت ہی عبادت

یہ فطرت ہے، انسان کی طبیعت ہے کہ اپنی من مانیاں کرنے والا انسان من سے کسی کے آگے جھکتا ضرور ہے۔ (ہمارے اندر جو ساری اکڑخوں بھری ہوتی ہے وہ اسی فطرت کے ردعمل کے طور پر ہوتی۔ حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے سر کا سرانجام ہمیشہ کی یہی مایوسانہ فریاد ہے ؎ میں بھی کبھی کسی کا سر پر غرور تھا۔)

اسی فطرت کا جلوہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی سجدہ کرتا ہے۔ یہ مٹی کے پتلے مسجود ملک کی شان ہے کہ وہ سمجھ سکتا ہے اس کی طرف ہونے والے سارے عالم قدس کے سجدوں کا اصل رخ کیا ہے؟ پھر بھی یہ ستم ظریفی کہ اس کے اپنے فطری 'کسی کے جھکنے' میں 'کسی' کی تصویر واضح نہیں ہوتی۔ نتیجہ میں اس 'کسی' کے کئی کئی تصور بن گئے اور وہ سب 'خدا' بنا لئے گئے۔ پھر اُن کی پوجا پرستش (Worship) ہونے لگی۔ یعنی ہم اپنے ہی تصور کے غلام ہو گئے۔

پھر۔۔۔مگر۔۔۔؟؟ سارے بنے بنائے یہ ہمارے ذہنی خدا کچھ بھی ہوں، خدا کہاں ہو سکتے ہیں!! خود ہمارا ذہن قبول کرتا ہے کیا!! وہ خدا کہاں جو ہمارے وہم وگمان کی شئے ہو! وہ خالق کہاں جو شئے ہو جائے، یعنی مخلوق ہو جائے، وہ بھی اپنے مخلوق کی مخلوق! وہ تو 'لیس کمثلہ شی' ہے 'جو کسی چیز جیسا نہیں' وہ کیسے ہمارے خیال میں محدود ہو جائے گا۔ ہماری سرشت تو فنا آشنا ہے، ہم مٹی والے مٹنے والے باقی اس سرمدی، صمد اور قسام ازل کو تصور میں سہی، قید کیسے کر سکتے ہیں! ہم اسے کیسے سمجھ سکتے ہیں! ہمیں روکا بھی گیا ہے کہ اس کی تصویر ذہن میں بھی نہ بنائیں۔ ہم اس سے کہاں تک رکے رہیں، یہ ہماری معرفت کا پیمانہ ہو سکتا ہے۔ پھر بھی اسے اپنے دھیان سے دور بھی نہیں کر سکتے۔ عجیب بات ہے کہ بنائے نہ بنے اور مٹائے نہ مٹے۔ اسی سے ہم اس کی پوجا کرنے لگے، اور زیادہ تر اپنے اپنے طور پر۔ دنیا بھر کے مذہبوں کے سربراہوں کے نام سے رائج یہ پوجا کی رسمیں اپنائی جاتی رہیں اور دھیرے دھیرے سماج نے اس پر اپنا سارنگ چڑھا لیا۔ یعنی پوجا کو 'رسمی' بنا ڈالا، 'رسمی' تک محدود کر دیا۔ اسلام بظاہر کچھ نیا مذہب ہے، اس کے نام لیواؤں پر بھی یہ 'رسمی' انداز چھا گیا۔

دنیا کی طرح مسلمانوں نے بھی عبادت کو رسموں میں محدود کر دیا۔ یوں اپنی جگہ قرآن پڑھتے ہیں، وہ آیت بھی پڑھتے ہیں جس میں کچھ اس طرح کہا گیا ہے کہ جن وانس پیدا نہیں کئے گئے مگر عبادت کے لئے۔ اس کا مطلب صاف ہے۔ ہمارا پیدائشی مقصد ہے یہ عبادت۔ اگر عبادت کا مفہوم وہی ہے جو دنیا سمجھتی ہے، تو ہم تو بڑے سستے میں چھٹے۔ چند منٹ نماز، کچھ

دن روزہ، ایک حج (وہ بھی اگر حیثیت ہوئی، استطاعت ہوئی اور توفیق ہوئی)، تھوڑی سی جیب ڈھیلی کردی۔۔۔۔۔بس بڑے عبادت گزار۔عبادت میں کوئی کمی نہیں مقصد خلقت پورا کردیا۔اگر یہی ہے تو مقصد خلقت کا خدا ہی حافظ۔اپنے مقصد خلقت سے ایسی گلوخلاصی سمجھ میں نہیں آئی۔ہونہ ہو، عبادت کا مفہوم وہ نہ ہو جو ہم سمجھے بیٹھے ہیں۔اصل میں ہے بھی کچھ ایسا ہی۔

اسلام میں عبادت کا مفہوم انتہائی وسیع ہے۔زندگی کی ایک ایک سانس عبادت ہوسکتی۔بس نظر، من، نیت کی بات ہے۔اپنے پیٹ کی (ضرورت بھر) پوجا بھی عبادت ہوسکتی ہے۔وہیں (اسلام میں) روزہ نماز بھی 'غیر عبادت' تک پہنچ جاتے ہیں۔یہ علماء اور فقیہوں سے پوچھئے کہ یہ کیسے؟

عبادت کے اسی اسلامی وسیع النظری کے مفہوم کو ہی خطاب کرتا ہے سرکار سید العلماءؒ کا ایک پر مغز معیاری مقالہ 'تجارت اور اسلام' یہ شعاع عمل کے پیش نظر شمارہ میں شامل ہے۔دیکھئے، اور دیکھئے تجارت میں عبادت۔۔۔۔۔دیکھا اسلام میں سب کچھ عبادت ہی عبادت ہے۔

خدا ہمیں شعور دے، ہمارا شعور عبادت بڑھا دے، عبادتِ تجارت کی بھی توفیق دے، تجارتِ عبادت سے دور رکھے!!

(م۔ر۔عابد)